۲۳ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۴۰ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط: 56)

روزی میں بَرکت کا وَظیفہ

- مکڑی کے جالے اچھے ہوتے ہیں یا بُرے؟ 02
- بے اِحتیاطی سے موٹر سائیکل چلانا کیسا؟ 06
- بدھ کے دِن ناخن کاٹنے کا مسئلہ 16
- ذَبح شُدہ مُرغی کا انڈا کھانا کیسا؟ 22

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

روزی میں بَرَکت کا وَظیفہ[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۳ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اللہ پاک اس کے لیے ایک قیراط اَجر لکھتا ہے اور قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رِزق میں تنگی کے اَسباب اور بَرَکت کا وَظیفہ

سُوال: رِزق میں تنگی کا سامنا رہتا ہے، یہ اِرشاد فرمائیے کہ کس کس سبب سے رِزق میں کمی ہوتی ہے؟ نیز رِزق میں کُشادگی کا وَظیفہ بھی اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: رِزق میں تنگی کے بہت سے اَسباب ہیں، فیضانِ سنّت جلد اوّل میں اِس کے کئی اَسباب تحریر کیے گئے ہیں۔ گناہ بھی تنگ دَستی کے اَسباب میں سے ہیں۔[3] کئی اَسباب ایسے ہیں جو گناہ تو نہیں ہیں لیکن ان کی وجہ سے رِزق میں تنگی ہوتی ہے مثلاً رات کو جھاڑو نکالنا، خُصُوصاً کپڑے سے اسے تنگ دَستی کا ایک سبب قرار دیا گیا ہے۔ اِسی طرح بغیر ہاتھ دھوئے، ننگے سر، اندھیرے میں، دَروازے پر بیٹھ کر، مَیِّت کے قریب، چارپائی پر بغیر دَسترخوان بچھائے، نکلے ہوئے کھانے میں

---

1 ...... یہ رِسالہ ۲۳ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام ۱۴۴۰ھ بمطابق 24 اگست 2019 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... مصنف عبد الرزاق، کتاب الطھارۃ، باب ما یذھب الوضوء من الخطایا، ۱/ ۳۹، حدیث: ۱۵۳ دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

3 ...... تعلیم المتعلم طریق التعلم، ص ۱۲۴ کراچی۔

www.dawateislami.net

دیر کر کے کھانا لہٰذا کھانا آجائے تو شروع کر دیجیے۔ چارپائی پر خود سرہانے بیٹھنا اور کھانا پائنتی یعنی جس طرف پاؤں کیے جاتے ہیں اس حصے کی جانب رکھنا، دانتوں سے روٹی کترنا، چینی یا مٹّی کے ٹوٹے ہوئے برتن اِستعمال میں رکھنا خواہ ان میں پانی پینا، بَرتن یا کپ کے ٹوٹے ہوئے حصے کی طرف سے پانی یا چائے وغیرہ پینا مکروہ ہے۔ مٹی کے دَراڑ والے یا ایسے بَرتن جن کے اَندرونی حصے سے تھوڑی سی بھی مٹی اُکھڑی ہوئی ہو ان میں کھانا نہ کھائیے کہ میل کچیل اور جَراثیم پیٹ میں جا کر بیماریوں کا سبب بن سکتے ہیں۔ کھانے کے بَرتن صاف نہ کرنا، آج کل اکثریت بَرتن صاف نہیں کرتی، جس بَرتن میں کھانا کھایا اُسی میں ہاتھ دھونا یہ سب تنگ دَستی کے اَسباب ہیں۔[1] اِن اَسباب سے بچیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ تنگ دَستی سے بچت ہو گی، روزی میں بَرَکت ہو گی اور ان چیزوں سے بچنا کشائشِ رزق کا سبب بنے گا۔ تنگ دَستی دور کرنے کے لیے نمازِ فجر کے بعد یَا وَہَّابُ 300 بار پڑھیے، اِنْ شَآءَ اللہ روزگار کی پریشانی دور ہو گی۔ یہ وَظیفہ 40 دِن تک کرنا ہے۔[2]

مکڑی کے جالے اچھے ہوتے ہیں یا بُرے؟

سُوال: مکڑی کے جالے اچھے ہوتے ہیں یا بُرے؟ ہمارے آفس میں مکڑیاں جالا بنا دیتی ہیں تو اِس حوالے سے راہ نمائی فرما دیجیے۔

جواب: مکڑی کے جالے اچھے نہیں ہوتے، اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سیِّدُنا مولائے کائنات، مولا مشکل کُشا علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا بیان ہے کہ مکڑی کے جالے لگے ہوں تو تنگ دَستی ہوتی ہے۔[3] لہٰذا کہیں مکڑی کے جالے ہوں تو انہیں صاف کر دیا کریں۔ البتہ وہ مکڑی بڑی پیاری اور خوش نصیب تھی کہ جس نے غارِ ثور کے دہانے پر جالا تن دیا تھا۔

ظاہر و باطن کی اِصلاح کرنے والی کُتُب

سُوال: آپ امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی کتابیں پڑھنے کی تَرغیب دِلاتے رہتے ہیں، اگر ہم ان کتابوں کو پڑھنا چاہیں تو یہ اِرشاد فرمائیے کہ امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی کون کونسی کتابیں پڑھی جائیں؟

1. سنی بہشتی زیور، ص ۶۰۰-۶۰۵ ملخصاً فرید بک سٹال لاہور - فیضانِ سنّت، جلد اول، باب آدابِ طعام، ص ۲۶۴-۲۶۶ ملخصاً مکتبۃ المدینہ کراچی۔
2. چڑیا اور اندھا سانپ، ص ۳۱ مکتبۃ المدینہ کراچی۔
3. تعلیم المتعلم طریق التعلم، ص ۱۲۵۔

www.dawateislami.net

جواب: حضرتِ سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی کتاب مِنْہاجُ الْعابِدِین اور اِحیاءُ الْعُلوم کو پڑھا جائے۔[1] مِنْہاجُ الْعابِدِین کی بھی مختصر مِنْہاجُ الْعابِدِین شائع ہوئی ہے،[2] یہ کتابیں پڑھنے سے اِنْ شَآءَ اللہ ظاہر کے ساتھ ساتھ باطن یعنی دِل کی بھی اِصلاح ہوگی اور تقویٰ نصیب ہوگا۔ ہر ایک کو یہ کتابیں پڑھنی اور اپنے گھروں میں رکھنی چاہئیں۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ نے ان کتابوں کو شائع کیا ہے۔

حضرتِ سَیِّدُنا خضر واِلیاس عَلَیْہِمَا السَّلَام ہر سال حج کرتے ہیں

سُوال: کہا جاتا ہے کہ ”حج کے دَوران حضرتِ سَیِّدُنا خضر اور حضرتِ سَیِّدُنا اِلیاس عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حجاج سے ملتے ہیں یا کچھ مَخْصُوص لوگوں سے ان کی ملاقات ہوتی ہے“ کیا یہ بات صحیح ہے؟

جواب: اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے فتاویٰ رضویہ شریف میں لکھا ہے اور بہارِ شریعت میں بھی ہے کہ ”حضرتِ سَیِّدُنا خضر اور حضرتِ سَیِّدُنا اِلیاس عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہر سال نو ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام کو میدانِ عرفات میں جمع ہوتے ہیں۔“[3] ہر حاجی سے ملتے ہیں ایسا کہیں پڑھا نہیں ہے، کچھ لوگوں سے ملاقات فرما کر ان پر شفقت وکَرم فرماتے ہوں تو یہ الگ بات ہے۔

حضرتِ سَیِّدُنا خضر واِلیاس عَلَیْہِمَا السَّلَام حج کے بعد کہاں رہتے ہیں؟

سُوال: حضرتِ سَیِّدُنا خضر اور حضرتِ سَیِّدُنا اِلیاس عَلَیْہِمَا السَّلَام حج کے موقع پر میدانِ عرفات میں ہوتے ہیں تو حج کے

---

1 ...... دعوتِ اسلامی کی مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیہ نے حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تصوُّف کے موضوع پر مشہور و معروف کتاب ”احیاء العلوم“ کا پانچ جلدوں میں بہترین اور آسان عام فہم ترجمہ کیا ہے، اسے دعوتِ اسلامی کے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے حاصل کرکے مُطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... دعوتِ اسلامی کے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے ”تَنْبِیْہُ الْغَافِلِیْن مُخْتَصَرُ مِنْھَاجِ الْعَابِدِیْن“ کا اُردو ترجمہ بنام ”مختصر منہاج العابدین“ شائع ہوا ہے، یہ کتاب حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مشہور و معروف اور آخری تصنیف ”مِنْھَاجُ الْعَابِدِیْن“ کا خلاصہ ہے جو استاذِ اعلیٰ حضرت علامہ سید احمد بن زَینی دَحلان مکی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

3 ...... جمہور علماء کے نزدیک چار نبی بے عروضِ موت اب تک زندہ ہیں، دو آسمان پر، سَیِّدُنا اِدریس و سَیِّدُنا عیسیٰ اور دو زمین میں، سَیِّدُنا اِلیاس و سَیِّدُنا خضر عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور یہ دونوں حضرات ہر سال حج کرتے ہیں اور ختمِ حج پر زمزم شریف کے پاس باہم ملتے ہیں، اور آبِ زمزم شریف پیتے ہیں کہ آئندہ سال تک ان کے لیے کافی ہوتا ہے پھر کھانے پینے کی حاجت نہیں ہوتی۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۹/ ۶۳۷ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

www.dawateislami.net

بعد کہاں رہتے ہیں؟

جواب: حضرتِ سَیِّدُنا خضر عَلَیْہِ السَّلَام کی ڈیوٹی سمندر پر ہے اور حضرتِ سَیِّدُنا الیاس عَلَیْہِ السَّلَام کی ڈیوٹی اللہ پاک نے زمین پر مقرر کی ہے تو یوں یہ دونی زمین پر زندہ ہیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا اِدریس اور حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِمَا السَّلَام یہ دونوں آسمانوں پر ہیں[1] لیکن اب یہ کہاں رہتے ہیں؟ یہ اللہ پاک ہی جانتا ہے۔

والدہ کی عِدَّت کے دَوران بیٹی کی شادی کرنا کیسا؟

سُوال: کیا والدہ کی عِدَّت کے دَوران بیٹی کی شادی کی جا سکتی ہے؟

جواب: والدہ کی عِدَّت کے دَوران بیٹی کی شادی میں تو کوئی رُکاوٹ نہیں ہے البتہ اگر خاندان میں اسے مَعْیُوب سمجھا جاتا ہو اور کوئی سخت مجبوری بھی نہ ہو تو عِدَّت ختم ہونے کا اِنتظار کر لیا جائے۔ دَورانِ عِدَّت والدہ خاندان میں آئے جائے گی، بیٹی کے سُسرال میں شادی کی دعوتوں میں جائے گی تو گناہ گار ہو گی کیونکہ عِدَّت میں ہے تو دَورانِ عِدَّت بیٹی کی شادی کرنے میں یہ مَسائل ہو سکتے ہیں۔

ظلم و زیادتی کرنے والوں کے ساتھ بھی حُسنِ سلوک کیجیے

سُوال: ظلم و زیادتی کرنے والے رِشتہ داروں سے کس طرح کا سلوک رکھا جائے؟

جواب: فارسی کا ایک شعر ہے:

بَدِی رَا بَدِی سَہل بَاشَدْ جَزَا　　　اگر مَرْدِی اَحْسِنْ اِلٰی مَنْ اَسَا[2]

یعنی بُرائی کرنے والے کے ساتھ بُرائی کرنا تو آسان ہے اگر تو مَرد ہے تو بُرائی کرنے والے کے ساتھ بھلائی کر۔

ظلم و زیادتی کرنے والوں کے ساتھ اگر بھلائی کریں گے، اچھا سلوک کریں گے اور ان کے لیے دُعا بھی کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ وہ ظلم و زیادتی سے باز آجائیں گے۔ اگر وہ زیادتی کر رہے ہیں تو ہم بھی ان کے ساتھ زیادتی کرنا شروع کر دیں

1 ...... الاصابة فی تمییز الصحابة، حرف الخاء المعجمة، باب ما ورد فی تعمیره والسبب فی ذلک، ۲/۲۵۲، الرقم: ۲۲۷۵ دار الکتب العلمیة بیروت۔

2 ...... بوستانِ سعدی، باب دوم در احسان، ص ۹۱ تھران۔

تو یوں مسئلہ حل نہیں ہو گا بلکہ مزید بگاڑ پیدا ہو گا۔ حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تین خصلتیں ایسی ہیں جس میں ہوں گی اللہ پاک اس کا حساب نرمی سے لے گا اور اسے اپنی رَحمت سے جنَّت میں داخِل کرے گا۔ صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان، وہ خصلتیں کون سی ہیں؟ فرمایا: جو تمہیں محروم کرے اسے عطا کرو، جو تمہارے ساتھ قطع تعلقی کرے (رِشتہ توڑے) اس کے ساتھ صِلۂ رحمی (اچھا سلوک) کرو اور جو تم پر ظلم کرے اسے مُعاف کر دو جب تم ایسا کرو گے تو جنَّت میں جاؤ گے۔[1] فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: لوگوں پر رحم کرو تم پر رحم کیا جائے گا اور لوگوں کو مُعاف کر دیا کرو تمہاری مَغْفِرَت کر دی جائے گی۔[2] اِس لیے ظلم کرنے والوں کے ساتھ ظلم و زیادتی کرنے کی ضَرورت نہیں ہے بلکہ انہیں مُعاف کرنے میں بھلائی ہے۔ مُعاف کرنے کو جی نہیں چاہتا، نفس نہیں مانتا لیکن اللہ پاک کی رضا کے لیے نفس کو مارنا بھی تو ثواب ہے۔

دعوت نہ کرنے والوں کی دعوت کرنا

سُوال: اگر کسی کے ہاں کوئی تقریب ہوئی انہوں نے ہمیں دعوت ہی نہیں دی، اب ہمارے یہاں تقریب ہو تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: ہمارے یہاں تقریب ہو تو ایک کو دعوت دینے کا دِل چاہے تو سارے گھر کو دعوت دے دینی چاہیے۔ کوئی تو صحیح ہو جائے گا اور یوں ظلم کا شاید سلسلہ بند ہو جائے اور ندامت بھی ہو کہ ہم نے دعوت نہیں دی تب بھی انہوں نے پورے گھر کو دعوت دی ہے۔ یہ کام بہت مشکل ہے، اگر کسی کے سر پر آپڑے تو پتا چلے لیکن اگر کوئی کرلے تو کما جائے۔

بے ہوشی کی حالت میں نماز کا حکم

سُوال: میں اور میرے بچّوں کی امی موٹر سائیکل پر سُوار ہو کر صبح لیاقت ہسپتال کراچی جا رہے تھے کہ راستے میں ایک

---

1 ...... مستدرک، کتاب التفسیر باب ثلاث من کن فیہ حاسبہ اللہ حسابا یسیرا، ۳/۳۶۲، حدیث: ۳۹۲۸ دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

2 ...... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص، ۲/۵۶۵، حدیث: ۶۵۵۲ دار الفکر بیروت۔

www.dawateislami.net

دوسرے موٹر سائیکل سُوار کے سائیڈ دینے سے میری موٹر سائیکل چند لمحوں کے لیے بے قابو ہو گئی جس کے باعث میرے بچوں کی امی زمین پر جا گریں اور انہیں دماغی چوٹ لگی، پھر ان کے دماغ کا آپریشن کروایا گیا تو اب وہ چار دِن سے Ventilator (یعنی مصنوعی آلۂ تَنَفُّس) پر ہیں، آپ سے عرض ہے کہ ان کی صحت یابی کے لیے دُعا فرما دیجیے۔ نیز پوچھنا یہ ہے کہ ہوش آنے کے بعد بے ہوشی کی حالت میں رہ جانے والی نمازوں کا کیا حکم ہے، ان کی قضا کرنی ہو گی یا نہیں؟

جواب: اللہ کریم پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَدقے انہیں شِفائے کامِلہ عاجِلہ نافِعہ عطا فرمائے اور آپ کو بھی صبر کی توفیق دے۔ بے ہوشی کی حالت میں نماز کے حوالے سے بہارِ شریعت جلد 1 صفحہ نمبر 723 پر ہے: جنون یا بے ہوشی اگر پورے چھ وقت کو گھیر لے تو ان نمازوں کی قضا بھی نہیں اگرچہ بے ہوشی آدمی یا درندے کے خوف سے ہو اور اس سے کم ہو تو قضا واجب ہے یعنی اگر یہ مکمل طور پر بے ہوش رہیں اور چھ نمازوں کے وقت اس میں آگئے تو یہ ساری نمازیں مُعاف ہیں بلکہ چھ نمازوں سے زیادہ جتنی بھی نمازیں بے ہوشی کے عالَم میں قضا ہوئیں مُعاف ہیں اور اگر کسی وقت ہوش آجاتا ہے تو اس کا وقت مقرر ہے یا نہیں، اگر وقت مقرر ہے اور اس سے پہلے پورے چھ وقت نہ گزرے تو قضا واجب، یعنی چھ کی چھ نمازیں یا پانچ نمازیں یا چار نمازیں جتنی بھی ہیں قضا کرنا پڑیں گی اور وقت مقرر نہ ہو بلکہ دَفْعَتًہ یعنی یکایک اور اچانک ہوش آجاتا ہے اور پھر وہی حالت پیدا ہو جاتی ہے تو اس اِفاقے یعنی اس ہوش آنے کا اعتبار نہیں یعنی سب بے ہوشیاں مُتَّصِل یعنی ملی ہوئی سمجھی جائیں گی۔

بے اِحتیاطی سے موٹر سائیکل چلانا کیسا؟

سُوال: بعض اوقات نوجوان کٹ لگاتے ہوئے موٹر سائیکل چلاتے ہیں جس کی وجہ سے جو لوگ فیملی اور بچوں کے ساتھ موٹر سائیکل پر سُوار ہو کر جا رہے ہوتے ہیں وہ اپنا توازن بر قرار نہیں رکھ پاتے اور پھر حادثے کا شکار ہو جاتے ہیں جیسا کہ ابھی سُوال میں بتایا گیا کہ ذرا سی بے احتیاطی سے کتنا بڑا واقعہ ہوا اور یوں جو بے چارے کسی کی عیادت کرنے ہسپتال جا رہے تھے وہ خود علاج کے لیے ہسپتال پہنچ گئے تو اس طرح بے احتیاطی سے موٹر سائیکل چلانا کیسا ہے؟

(رُکنِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: واقعی جو بڑی بے احتیاطی کے ساتھ اسکوٹر چلاتے ہیں وہ خود اپنے آپ کو بھی خطرے میں ڈال رہے ہوتے ہیں، بعض اوقات بے چارے گِر کر زخمی بھی ہوتے ہیں اور کبھی کبھار مَر بھی جاتے ہیں اور اپنے ساتھ ساتھ دوسروں کو بھی تکلیف میں ڈالتے ہیں جیسا کہ ان بے چاروں کو تکلیف میں ڈالا۔ اِس طرح نہ جانے کتنوں کو تکلیف میں ڈالتے ہوں گے! جتنی بھی سُواریاں ہیں ان میں سب سے زیادہ خطرناک سواری اسکوٹر کی ہے کہ اس میں جان لیوا حادثات زیادہ ہوتے ہیں۔ سَر کی چوٹ آتی ہے جس کے باعث بندہ روڈ پر بے ہوش پڑا رہتا ہے یا پھر مَر جاتا ہے لیکن اس کے باوجود اسکوٹر چلانے والے ہیلمٹ نہیں پہنتے۔ اسکوٹر چلانے والوں کو اچھی کمپنی کا ہیلمٹ پہننا چاہیے اور یہ بندھا ہوا بھی ہو ورنہ خالی سر پر رکھ لیں گے تو وہ اُچھل کر گِر جائے گا لہٰذا ہیلمٹ کا بیلٹ سیٹ کر کے پھر اسے کھینچ کر چیک بھی کر لیجیے کہ واقعی بیلٹ لگ گیا ہے یا خالی اٹک گیا ہے کہ جھٹکے سے گِر جائے گا۔ بعض لوگ ہیلمٹ نہیں پہنتے اور کہتے ہیں کہ کچھ نہیں ہوتا تو جن کے ساتھ آج حادثہ ہوا وہ بھی شاید یہی کہتے ہوں گے کہ کچھ نہیں ہوتا اور پھر ان کے ساتھ حادثہ ہو گیا۔ یاد رَکھیے! حادثے روز روز نہیں ہوتے لہٰذا ہم سب کو اپنی حفاظت کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔ اگرچہ حقیقت میں حفاظت کرنے والا اللہ پاک ہے مگر ہمیں اپنی حفاظت کے لیے تدبیر اِختیار کرنی ہے کہ جان بوجھ کر اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے کی شریعت میں ممانعت ہے چنانچہ قرآنِ کریم میں ہے: ﴿ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ﴾ (پ۲، البقرۃ: ۱۹۵) ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔

دَورانِ طواف اللہ پاک کے مہمانوں کو تکلیف سے بچانا چاہیے

سُوال: دَورانِ طواف آپ اپنے اِرد گِرد موجود لوگوں سے کیا فرما رہے تھے؟ (امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ایک وِیڈیو دِکھائی گئی جس میں آپ طواف کر رہے ہیں اور لوگوں کا ہجوم ہے آپ لوگوں سے کچھ فرما رہے ہیں۔ جب وِیڈیو ختم ہوئی تو نگرانِ شُوریٰ نے یہ سُوال کیا۔)

جواب: (اس سال ذُوالْحِجَّةِ الْحَرام ۱۴۴۰ھ میں) دَورانِ طواف مجھے بڑی آزمائش کا سامنا کرنا پڑا کہ میرے ساتھ طواف کرنے کے لیے اتنی پبلک مجھ پر لپکی کہ میرا اِحرام بالکل بے ترتیب ہو گیا، میں نہ اپنے اِحرام کو سنبھال پا رہا تھا اور نہ ہی

www.dawateislami.net

اپنے آپ کو، کبھی اِدھر گرنے لگتا کبھی اُدھر مگر بھیڑ میں گر بھی نہیں پاتا تھا اور خود ہی سنبھل جاتا تھا۔ طواف کے دَوران یہ ہجوم مجھ سے محبت کرنے والوں نے کیا تھا جس سے حاجیوں کو تکالیف ہوئیں اور بھی بہت کچھ ہوا لیکن میں اِس مُعاملے میں کیا کر سکتا تھا؟ کیا میں طواف نہ کرتا؟ کیا میں عمرہ نہ کرتا؟ دُنیا کے مختلف ممالک اور پاکستان کے مختلف شہروں کے حاجی پہلے سے ہی میرا اِنتظار کر رہے تھے اور جیسے ہی میں طواف کے لیے پہنچا تو وہ گویا مجھ پر ٹوٹ پڑے اور ایسے لگا کہ جیسے پورے مَطاف میں انہوں نے کھلبلی مچا دی جس کے باعث مَطاف کے اس حصّے میں موجود لوگوں کو تکلیف ہو رہی تھی اور بعض حاجی بے چارے چِلّا بھی رہے تھے تو میں دَورانِ طواف انہیں سمجھا رہا تھا کہ مَطاف سارا ہمارا نہیں ہے بلکہ سب حاجیوں کا حق ہے، آپ کے اس طرح کرنے سے اللہ پاک کے مہمانوں کو تکلیف ہو رہی ہے لہٰذا سب نارمل رہیں لیکن جو آگے بڑھ چکے تھے وہ پیچھے نہیں ہٹ سکتے تھے کیونکہ انہیں پیچھے سے دھکے آ رہے تھے اور ویسے بھی حج کے سیزن کی وجہ سے پہلے سے ہی رش تھا۔

ملاقات کا سِلسلہ ختم کرنے کی وجہ

اللہ پاک آئندہ بھی مجھے حاضری نصیب فرمائے۔ اگر آئندہ ایسی صورتِ حال میں کبھی میری حاضری ہو اور آپ میری حاضری کی خبر سُن بھی لیں تب بھی مجھے پانے کی کوشش نہ کیجیے گا تاکہ میں نارمل طور پر طواف کر سکوں اور اللہ پاک کے کسی مہمان کو تکلیف بھی نہ ہو اور اسی میں عافیت ہے۔ اس بار سن ۱۴۴۰ھ کے حج کے موقع پر میرے طواف کرنے کے دَوران لوگوں کو بہت تکالیف ہوئی ہیں اور ظاہر ہے اس میں میرا کوئی قصور بھی نہیں تھا۔ لوگ اس طرح کر رہے تھے کہ کوئی کعبۂ مُعَظَّمہ کو پیٹھ کر رہا تھا تو کوئی سینہ اور کوئی اُلٹے پاؤں چل کر سیلفیاں بنا رہا تھا تو یوں لوگوں نے تماشے بنا رکھے تھے۔ یاد رہے! اس طرح کرنے والے دعوتِ اسلامی کے ذِمّہ داران نہیں ہوتے بلکہ عام لوگ ہوتے ہیں کہ کوئی سوشل میڈیا کے ذَریعے مجھے جانتا ہو گا تو کوئی مَدَنی چینل کے ذَریعے اور کسی نے ویسے ہی نام سُنا ہو گا اور پھر ہجوم دیکھ کر پوچھا ہو گا کہ کون ہے؟ لوگوں نے نام بتایا ہو گا کہ فُلاں ہیں تو بعض لوگ یوں بھی لپکے ہوں گے کہ ہم بھی ہاتھ ملا لیں۔ پھر آگے چل کر مُعاملہ اتنا پیچیدہ ہو گیا اور لوگوں نے اتنی خرابیاں ڈالیں کہ میں کیا بتاؤں؟ بس اللہ پاک ہم سب کو

سچی توبہ کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ بہرحال جب مجھے پریشانیوں کا سامنا ہوا تو ہمارے اسلامی بھائیوں نے سختی بڑھا دی اور کسی کو مجھ سے ملنے نہیں دیتے تھے جیسا کہ مجھے وہیل چیئر پر کہیں لے جا رہے ہوتے تھے تو راستے میں کسی کو ملنے نہیں دیتے تھے لیکن پھر بھی میں بہت سوں سے ملا بھی ہوں کہ وہ روک لیتے تھے مگر کئی لوگوں کو تعجب بھی ہوتا ہوگا اور پریشانی بھی ہوتی ہوگی کہ ملنے کیوں نہیں دے رہے؟ یا مجھے کیوں نہیں ملنے دیا گیا؟ حالانکہ ملنے والا میں اکیلا ہی تھا! بعض لوگوں کی طرف سے اس بات کا اِظہار بھی ہوا ہوگا اور میرے بارے میں ایک دوسرے کو بولتے بھی ہوں گے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ انہیں پتا نہیں تھا کہ ہم کتنے بڑے مَسائل سے گزرے تھے اور ہمیں کیسے مَسائل دَرپیش تھے کہ جس کے باعث ہمیں یہ کرنا پڑ گیا تھا۔ نیز کوئی ہاتھ ملاتا تھا تو کوئی ہاتھ چومتا تھا اور کوئی کندھا چومتا تھا جیسا کہ عوام کرتے ہیں مگر وہاں ایسے لوگوں کی ایک تعداد ہے کہ جنہیں ہاتھ اور کندھے وغیرہ چومنا سمجھ میں نہیں آتا لیکن میں کس کس کو روکتا تو وہاں یہ سب ہو رہا تھا جس کی وجہ سے میں بڑی آزمائش میں آ گیا تھا۔ میری حالت یہ ہو گئی تھی کہ گویا کہہ رہا تھا کہ مجھے میرے عقیدت مندوں اور دوستوں سے بچاؤ لہٰذا جن جن سے میں نے ہاتھ نہیں ملایا حالانکہ میں یوں کہہ سکتا ہوں کہ شاید ہزاروں سے نہیں تو کم از کم سینکڑوں سے میں نے ہاتھ ملائے ہوں گے مگر پھر بھی بہت سوں سے نہیں ملائے ہوں گے تو جن سے ہاتھ نہیں ملائے وہ مجھے مُعاف کر دیں حالانکہ مجھ پر نہ توبہ کرنا واجب ہے اور نہ ہی مُعافی مانگنا کیونکہ میں نے بندوں کا حق تلف نہیں کیا بلکہ مجبوریاں تھیں جس کے باعث ایسا کرنا پڑا اس لیے سب کو سمجھ لینا چاہیے۔

گزشتہ سال مِنٰی میں پیش آنے والی صورتِ حال

گزشتہ سال مِنٰی شریف میں ہمارے خیمے پر لوگوں نے اتنا رَش کیا کہ مُعَلِّم کے لیے جو گرل ہوتی ہے اسے پھلانگ پھلانگ اور کود کود کر اندر آ رہے تھے تو ہمارے قافلے کے اسلامی بھائی نے مُعَلِّم سے کہا تھا کہ آپ لوگ انہیں گرل پھلانگ کر اندر آنے سے روکیں، ہم نے انہیں اپنے پاس نہیں بُلایا۔ اِس بار (۱۴۴۰ھ) میں نے بورڈ پر یہ لکھ کر لگوا دیا کہ ملاقات بند ہے لیکن اس کے باوجود بعض لوگ گلی میں ہجوم کر رہے تھے جس کے سبب ظاہر ہے حقوقِ عامہ تلف ہوتے ہوں گے کہ لوگوں کا راستہ تنگ ہوتا ہے اور پھر کئی لوگ شاید گھنٹوں میں اِنتظار کرتے تھے کہ دَروازہ کھلے، یہ نکلے اور ہم

www.dawateislami.net

اس سے ملاقات کریں۔ لوگوں کو چاہیے کہ نہ اپنے آپ کو اِیذا دیں اور نہ کسی اور کو اِیذا دیں۔ میرے اِنتظار میں گھنٹوں پڑے رہتے ہوں گے تو خود کو بھی اِیذا ہوتی ہو گی اور پھر شیطان وَسوسے ڈالتا ہو گا کہ یہ تو ملتا ہی نہیں ہے لہٰذا جنہیں ملاقات کے تعلق سے مایوسی ہوئی اور مجھ سے ہاتھ نہیں ملا پائے یا جن کو کسی نے مجھ سے ملنے نہ دیا میں ان سب سے مَعْذِرَت خواہ ہوں۔

ملاقات سے روکنے والے مختلف لوگ

جو لوگ مجھ سے ملنے کے لیے دوسروں کو روک رہے تھے ان سب کو میں نے مُقَرَّر نہیں کیا تھا بلکہ بعضوں کو تو میں جانتا بھی نہیں تھا۔ بعض چودھری قِسم کے لوگ خود آگے بڑھ جاتے تھے اور ہٹو ہٹو کر کے ملنے والوں کو بھگاتے تھے تو یہ بھی ایک دردِ سر ہوتا تھا کہ جس کے باعث لوگ بد ظن بھی ہوتے ہوں گے کیونکہ انہوں نے اپنے اَنداز میں ہٹانا ہوتا ہے۔ بعض اَفراد کا آگے بڑھ کر لوگوں کو ہٹانا یہ کوئی نیا انداز نہیں بلکہ پُرانا انداز ہے۔ دعوتِ اسلامی کی شروعات میں جب میں مَساجد میں جا کر بیان کرتا تھا تو اس وقت بھی لوگ مجھ سے ملنے کے لیے لپکتے اور ہجوم کرتے تھے تو کچھ لوگ خود بخود آگے بڑھ کر ڈیوٹی کرنے میں لگ جاتے تھے جیسا کہ بعض لوگ جنازے کے آگے چلتے ہوئے "دو دو قدم" کی آواز لگا رہے ہوتے ہیں ایسوں کو گجراتی زبان میں "پٹیلیا" کہتے ہیں۔ اس طرح کے لوگ مجھ سے ملنے والوں کو روکنے کے لیے یوں اِعلان کرتے تھے کہ "حضرت صاحب کی طبیعت ناساز ہے" تو ایسوں سے میں کہتا بھی تھا کہ میں کہاں بیمار ہوں؟ آپ لوگ میری طبیعت ناساز ہونے کا کیوں بول رہے ہو؟ بہر حال میں نے یہ ایک دَرد بیان کیا تو اب کبھی بھی آپ کو وہاں ملنا نصیب ہو یا اس طرح کا کوئی اور موقع بنے تو مجھ سے ملنے یا میرے قریب آنے کی کوشش نہ کیجیے اور نہ ہی یہ سوچ کر ملنے آیئے کہ میں اکیلا ہی تو ہوں کیونکہ ایک ایک سے ہی بھیڑ بڑھتی ہے۔ اس بار کی حاضری کے دَوران بھی جس نے یہ سوچا ہو گا کہ میں اکیلا ہی بڑھا تھا لہٰذا مجھ سے ہاتھ ملا لینا چاہیے تھا جبکہ اسے یہ معلوم نہیں ہو گا کہ اگر وہ اکیلا بڑھے گا تو نہ جانے آگے کتنے منتظر ہوں گے؟ یاد رَکھیے! میں اتنا مجبور ہوں کہ مسجد میں بھی حاضری نہیں دے سکتا۔ ایک وقت تھا کہ میں عالَمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں پانچوں نمازیں باجماعت پڑھتا تھا۔ پہلے ہم لیاری میں رہتے تھے پھر جب

www.dawateislami.net

عالَمی مَدَنی مَرکز بنا تو ہم نے یہاں گھر لیا تاکہ مَدَنی مَرکز کو آباد کریں، اِس وقت میں پانچوں نمازیں یہیں ادا کرتا تھا مگر اب ہر نماز میں نہیں آپاتا کہ میری مجبوریاں ہیں۔ دُنیا میں عزت اور شہرت ملنا اللہ پاک کی نعمت ہے مگر اِس کا Harmful side effect (نقصان) بھی ہے کہ آزمائش کا سامنا کرنا پڑتا ہے جبکہ جنّت کی نعمتوں میں Harmful side effect (نقصان) نہیں ہے تو اللہ پاک ہمیں جنّت کی نعمتوں سے محروم نہ فرمائے۔

زندگی کا سب سے زیادہ مشقت والا طواف

سُوال: پچھلے سال ۱۴۳۹ھ میں بھی آپ کا عمرے کا پہلا طواف بڑا آزمائش والا تھا جس کے بارے میں آپ نے فرمایا تھا کہ عوام نے دورانِ طواف جو کچھ کیا اس کا صَدمہ جاتا نہیں ہے اور اِس بار ۱۴۴۰ھ میں آپ نے عمرے کے پہلے طواف کے بارے میں فرمایا کہ زندگی میں سب سے زیادہ مشقت میں نے اِس طواف میں اُٹھائی تو کیا واقعی آپ نے سب سے زیادہ مشقت اسی طواف میں اُٹھائی ہے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: یہ حقیقت ہے کہ میں نے زندگی میں سب سے زیادہ مشقت والا طواف اِس سال کے عمرے کا کیا ہے کہ دَورانِ طواف کھینچا تانی لگی ہوئی تھی، چاروں طرف سے دھکم پیل ہو رہی تھی جس کے باعث میں اپنے اِحرام کو سنبھال ہی نہیں پا رہا تھا، میرا خون جَل رہا تھا اور ایسی صورتِ حال تھی کہ اگر میرے پَر ہوتے تو شاید میں اُڑ کر نکل جاتا مگر بے بسی تھی۔ طواف اللہ پاک کی عبادت ہے، اگر بندہ ذوق و شوق سے جُھوم جُھوم کر اور رو رو کر ورنہ رونے جیسی صورت بنا کر اللہ پاک کے گھر کا طواف کرے تو اس کا اپنا مزہ ہے۔ طواف میں قدم قدم پر دُعائیں مانگی ہوتی ہیں کہ قبولیت کا وقت ہوتا ہے، دَورانِ طواف بندہ دُرُود شریف پڑھتا رہے مگر میرے اِردگِرد موجود لوگوں نے اچھا اَنداز اِختیار نہیں کیا۔ یوں اِس بار میں نے بڑے سخت اِمتحان سے گزر کر عمرہ کیا۔

کیا حاجی کو اپنی زندگی گزارنے کا اَنداز بدلنا چاہیے؟

سُوال: جو شخص حج یا عمرہ کر کے آئے تو کیا اسے پہلے کی طرح زندگی گزارنی چاہیے مثلاً پہلے اگر فلمیں ڈرامے دیکھتا اور گانے باجے سُنتا تھا تو کیا اب بھی وہی انداز اِختیار کرے یا اسے اپنے زندگی گزارنے کے اَنداز کو بدلنا چاہیے؟ نیز یہ بھی

بتائیے کہ آپ نے مَکَّۃُ مُکَرَّمَہ اور مَدِیْنَۃُ مُنَوَّرَہ زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کو کیسا دیکھا؟

جواب: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے حاجی کے لیے ایک جملہ فرمایا کہ حجِ مَبْرُور کی نشانی یہ ہے کہ پہلے سے اچھا ہو کر پلٹے۔[1] ظاہر ہے حاجی ہو یا غیر حاجی گناہ تو پہلے بھی نہیں کرنے تھے کیونکہ گناہ تو گناہ ہے اور اس سے بچنا ہی ہے مگر جو گناہ بتقاضائے بشریت ہوئے وہ حج کی بَرَکت سے مُعاف ہو گئے اور یوں حاجی مَغْفِرت یافتہ ہو کر لوٹتا ہے۔ اب حاجی کو اپنا انداز بدلنا ہے، اگر پہلے مَعَاذَ اللّٰہ نمازوں میں سُستی ہوتی تھی تو اب چُستی ہو، اگر پہلے جماعت کی پابندی میں کمزوری تھی تو اب وہ کمزوری ختم ہونی چاہیے۔ جماعت کی پابندی تو غیر حاجی کے لیے بھی ضَروری ہے کیونکہ جماعت واجِب ہے۔ حاجی کو چاہیے نیکیوں میں حَرِیص بن جائے اگر پہلے اسے نماز پڑھنے کے لیے بیچ کی صفوں میں جگہ ملتی تھی تو اب اسے پہلی صف کو پانے کی کوشش کرنی چاہیے، پہلے اگر اس کی تکبیرِ اُولیٰ نکل جاتی تھی تو اب یہ جلدی سے مسجد میں جائے اور تکبیرِ اُولیٰ حاصِل کرے، پہلے اگر اس کے مزاج میں سختی تھی تو اب نرمی آجائے، پہلے اگر اَخلاقیات میں خرابی تھی تو اب بااَخلاق بن جائے، پہلے اگر گھر میں ایسے مُعاملات تھے کہ جو نہیں ہونے چاہئیں تھے تو ایسے مُعاملات کی بھی اِصلاح کرلے۔ یوں سب دیکھنے والے یہ کہیں کہ جب حج کے لیے گیا تھا تو ایسا نہیں تھا مگر حج سے واپسی پر بالکل بدل گیا ہے۔ حجِ مَبْرُور کی علامت یہی ہے کہ پہلے سے اچھا ہو کر پلٹے لیکن یہ تو نصیب کی بات ہے کہ بعض حاجی صحیح ہو جاتے ہوں گے اور بعض ایسے بَدنصیب بھی ہوتے ہوں گے کہ پہلے سے زیادہ بگاڑ آجاتا ہو گا اور یہ بڑی محرومی اور بدنصیبی کی بات ہے۔ سب حاجیوں کو باتکلف اپنے آپ کو سُدھارنا چاہیے مگر یہ کرنے سے ہی ہو گا جیسا کہ بندہ بیمار ہوتا ہے تو وہ خود بخود صحیح ہو جائے یہ مشکل ہوتا ہے بلکہ وہ دوا لیتا ہے اور اپنی بیماری کو تکلف کے ساتھ دور کرنے کی کوشش کرتا ہے لہٰذا ایسے ہی اپنے آپ کو سُدھارنے کے لیے بھی بھرپور کوشش کرنا پڑے گی۔

رہی بات عمرہ کرنے والے کی تو عمرے کے حوالے سے اِس طرح کا کچھ پڑھا نہیں ہے کہ عمرہ کرنے والا پہلے سے اچھا ہو کر پلٹے۔ ظاہر ہے اسے بھی بلکہ سبھی کو اچھا بننا چاہیے اور اپنے بارے میں یہ سوچنا چاہیے کہ آج جو میرا کردار ہے

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۴ / ۴۶۷۔

کل اس سے بہتر ہونا چاہیے۔ ایسا نہیں کہ آج اچھا کردار ہے اور کل بگڑ جائے بلکہ بہتری بہتری اور بہتری آتی چلی جائے۔ اگر ہر ایک زندگی بھر اِس طرح کوشش کرے تو مدینہ مدینہ ہو جائے گا۔ باقی رہا یہ سُوال کہ میں نے مَکَّۂ مُکَرَّمہ اور مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھُمَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کو کیسے دیکھا؟ تو میں نے مکے مدینے کو ایسا دیکھا کہ جتنا بھی دیکھیں حسرت جاتی نہیں بڑھتی ہے، جو ایک بار دیکھے وہ بار بار دیکھے اور جو بار بار دیکھے وہ ہزار بار دیکھے کہ وہ مکہ بھی میٹھا تو پیارا مدینہ۔

سفر کے آداب

سُوال: آپ نے رَفِیْقُ الْحَرَمَیْن [1] کے صفحہ نمبر 37 پر جو سفر کے آداب وغیرہ بیان فرمائے ہیں وہ صرف سفرِ حج کے لیے ہیں یا کسی بھی کاروباری سفر وغیرہ پر جا رہے ہوں تو وہ دُعائیں وغیرہ پڑھ سکتے ہیں؟ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: جی ہاں! بیان کردہ ہدایات کو سفرِ حج کے علاوہ بھی ملحوظ رکھا جا سکتا ہے جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے قافلے راہِ خدا میں سفر کرتے ہیں، وہ بھی ان ہدایات پر عمل کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ فوائد حاصل ہوں گے۔ نیز شرعی سفر جو 92 کلو میٹر یا اس سے زائد کا ہوتا ہے اس میں بھی عمل کر سکتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں، بلکہ گھر سے نکلتے ہوئے بھی کوئی ان پر عمل کرنا چاہے تو مطلقاً عمل کر سکتا ہے۔

فوتگی پر بولے جانے والے کُفریہ جملے

سُوال: کسی کی فوتگی پر یہ جملہ کہنا کیسا ہے کہ ”نیکوں کی تو آگے بھی ضرورت ہوتی ہے“؟ (فیس بک کے ذَرِیعے سُوال)

جواب: آگے سے کیا مُراد ہے؟ اگر کوئی کہے کہ اللہ پاک کو بھی نیکوں کی ضَرورت پڑتی ہے تو یہ کُفر ہے [2] کیونکہ اللہ

---

1 ...... شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے خیر خواہیِ اُمّت کے جذبے کے تحت حج اور عمرہ کرنے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی راہ نمائی کے لیے دو کتابیں ”رَفِیْقُ الْحَرَمَیْن“ اور ”رَفِیْقُ الْمُعْتَمِرِیْن“ تحریر فرمائی ہیں، ان کتب کو پڑھ کر جب حاجی حج یا عمرے کی تیاری کرتا اور ان کی ادائیگی بجالاتا ہے تو اللہ پاک کے فضل و کرم سے حج و عمرے میں مزید سوز و گداز نصیب ہوتا ہے۔ یہ دونوں کتابیں دعوتِ اسلامی کے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے ہدیۃً حاصل کی جا سکتی ہیں۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... منح الروض الازھر، فصل فی المرض والموت والقیامۃ، ص ۵۲۰ دار البشائر الاسلامیۃ بیروت - کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۴۸۹-۴۹۰ مکتبۃ المدینہ کراچی۔

www.dawateislami.net

پاک کو کسی کی ضَرورت نہیں ہے بلکہ ہم اللہ پاک کے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں ہے۔ اس طرح کے کئی کُفریہ جملے ہوتے ہیں مثلاً ”نیک بندوں کی اللہ پاک کو بھی ضَرورت پڑتی ہے، پتا نہیں کیا ضرورت پڑ گئی کہ اتنی جلدی اُٹھالیا؟ کیا ضرورت تھی جو جوانی میں اُٹھالیا وغیرہ وغیرہ۔“ گویا ان کے نزدیک اللہ پاک کو ضَرورت تو پڑی مگر اب کیا ضرورت پڑی یہ لوگ اس بات کی تحقیق کرنا چاہتے ہیں کہ وہ کیا چیز ہے جس کی اللہ پاک کو ضرورت پڑی؟ اِس طرح کے جملوں سے توبہ کرنی ہوگی۔ اگر کوئی ایسا جملہ بولا تو عُلَما سے پوچھ لیا جائے کہ اس کا کیا حکم ہوگا؟ ویسے یہ جملہ کہ اللہ پاک کو بھی نیک لوگوں کی ضَرورت ہوتی ہے کُفر ہے۔ لیکن سُوال میں مذکور جملے میں جو کہا گیا ہے کہ آگے ضَرورت ہوتی ہے تو یہاں ”آگے“ سے کیا مُراد ہے؟ بظاہر تو یہی لگ رہا ہے کہ ”آگے“ سے اللہ پاک کے لیے ہونا مُراد ہے۔

(امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) پوچھے گئے جملے کے بارے میں مُطلقاً حکمِ کُفر نہیں دیا جاسکتا کہ آگے نیک لوگوں کے کام تو ہوتے ہیں جیسا کہ ﴿فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝﴾ (پ۳۰، النّٰزعٰت:۵) ترجَمۂ کنزالایمان: ”پھر کام کی تدبیر کریں۔“ کی تفسیر میں ہے: ”نیک لوگوں کی رُوحیں فرشتوں کے ساتھ مل کر کائنات کے کام بناتی ہیں۔“ (1) لہٰذا یہ بولنے والے کی نیت پر موقوف ہوگا کہ اس نے کس نیت سے یہ الفاظ کہے۔

مُقَدَّس اَوراق کا اِحترام کیجیے

سُوال: کیا زمین پر پڑے ہوئے مُقَدَّس اَوراق کو نہ اُٹھانا بہت بڑا گناہ ہے؟ (فیس بک کے ذَریعے سُوال)

جواب: اگر کاغذ پر قرآنِ پاک کی آیت لکھی ہے اور وہ مَعَاذَ اللہ گندی نالی میں پڑا ہے تو اس کا اُٹھانا واجب ہے۔ اگر راستے میں کہیں پڑا ہے تو بھی اُٹھالیا جائے کہ وہ بے ادبی کا مقام تو ہے اور کسی مسلمان سے یہ اُمّید نہیں ہے کہ وہ اس طرح مُقَدَّس اَوراق پڑے دیکھے تو نہ اُٹھائے۔ ہم لوگ طواف کے دَوران دُعاؤں کے کئی پرچے وغیرہ اُٹھالیا کرتے تھے۔ جب بھی حج یا عمرے کے لیے تشریف لے جائیں تو دَورانِ طواف اگر کوئی رَقم مثلاً ریال وغیرہ پڑے نظر آئیں تو وہ نہ اُٹھائیں کیونکہ اگر کسی نے دیکھ لیا اور پولیس کو بتادیا تو کیس بھی ہو سکتا ہے کہ اس نے یہ رَقم کسی کی چُرائی ہے، یوں

1 ...... تفسیر روح المعانی، پ۳۰، النّٰزعٰت، تحت الآیۃ: ۵، ۱۵/ ۳۱۴ دار احیاء التراث العربی بیروت۔

www.dawateislami.net

کافی مشکلات ہو جائیں گی۔

روضۂ رَسُول کی زیارت اِیمان پر خاتمے کی سَنَد ہے

سُوال: حدیثِ پاک ہے: جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شَفاعت واجِب ہو گئی۔[1] تو کیا اس سے یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ اس کا خاتمہ بھی اِیمان پر ہو گا؟

جواب: ظاہر ہے شَفاعت اسی کو ملے گی جو دُنیا سے مسلمان گیا ہو گا۔

مَنْ زَارَ تُرْبَتِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ

اُن پر دُرُود جن سے نوید اِن بُشَر کی ہے (حدائقِ بخشش)

(**امیرِ اہلِ سُنَّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) اَلْبَحْرُ الْعَمِیْق[2] میں اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھا ہے: اِس میں یہ بشارت ہے کہ اس شخص کا خاتمہ اِیمان پر ہو گا۔[3]

روضۂ رَسُول کی زیارت سے کیا مُراد ہے؟

سُوال: اِس حدیثِ پاک میں قبر شریف کی زِیارت کا ذِکر ہے لیکن اب تو قبرِ اَنْوَر کی زِیارت نہیں ہوتی تو یہ مژدہ پانے کے لیے کس مقام پر حاضر ہونا ہو گا سنہری جالیوں پر یا صرف مدینۂ منورہ میں؟ (رُکنِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے دور میں بھی جالی مُبارَک تھی اس وقت آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے یہ شِعر لکھا تھا اس میں حدیثِ پاک بھی شامل کی ہے، اس کا تو یہی مطلب ہوا کہ سنہری جالیوں پر بھی حاضر ہو گیا تو قبرِ انور کی زیارت کرنے والا کہلائے گا ورنہ قبر تو اس مَقام کو کہا جاتا ہے جہاں بندے کا جسم ہو۔

(**امیرِ اہلِ سُنَّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) دَراصل سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبر

---

1 ...... دارِ قطنی، کتاب الحج، باب المواقیت، ۲/۳۵۱، حدیث: ۲۶۶۹ ملتان۔

2 ...... یہ کتاب قاضیٔ مکہ امام ابوالبقاء محمد بن احمد مکی حنفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی تالیف ہے جو پانچ جلدوں پر مشتمل ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

3 ...... البحر العمیق، الباب العشرون فی تاریخ المدینۃ...الخ، الفصل التاسع حکم زیارۃ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وفضلها وکیفیتها...الخ، ۵/۲۸۸۹ مؤسسۃ الریان بیروت۔

www.dawateislami.net

مُبارَک اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے حجرۂ مُبارَک کے اندر رہے تو زمانۂ صحابہ میں بھی ہر ایک اس کی زیارت نہیں کر سکتا تھا، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا جس کو اِجازت مَرحمت فرماتیں وہی زیارت کرتا تھا۔[1] (امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) اس سے یہی سمجھ آتا ہے کہ جس نے اس حُجرۂ اَنْور کی زیارت کر لی وہ قبرِ اَنْور کی زیارت کرنے والا کہلائے گا۔

منافق کی تین نشانیاں

سُوال: منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے، امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔[2] بعض لوگ جب کسی کے سامنے بات کرتے ہیں تو اس کی خوب خوشامد کرتے ہیں اور پیٹھ پیچھے خوب بُرائیاں کرنے لگتے ہیں، اِس حوالے سے کچھ بیان فرما دیجیے۔ (لاہور سے سُوال)

جواب: جی ہاں! منافق کی یہ تین نشانیاں بیان کی گئی ہیں اس کے علاوہ ایک اور حدیثِ پاک میں چار نشانیوں کا بھی ذِکر ہے۔[3] اِس کے علاوہ مُنافقتِ عملی کی تو بہت ساری صورتیں ہیں ان سے وہی بچ سکتا ہے جسے اللہ پاک بچائے۔ اگر کوئی سمجھ دار ہو تو اسے اپنی گفتگو کے دَوران معلوم ہو جائے گا کہ وہ جو گفتگو کر رہا ہے اس میں کہیں منافقت تو نہیں یعنی زبان پر کچھ ہے اور دِل میں کچھ، ظاہر ہے یہ بھی منافقت ہی ہے۔

بدھ کے دِن ناخن کاٹنے کا مسئلہ

سُوال: کیا بدھ کے دِن ناخن کاٹنا جائز ہے؟

---

1 ...... ابو داود، کتاب الجنائز، باب تسویۃ القبر، ۳/۲۸۸، حدیث: ۳۲۲۰ ماخوذاً دار احیاء التراث العربی بیروت – مراٰۃ المناجیح، ۲/۴۹۵ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔

2 ...... مسلم، کتاب الایمان، باب خصال المنافق، ص ۵۳، حدیث: ۲۱۲ دار الکتاب العربی بیروت۔

3 ...... رَسُولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: چار باتیں جس میں ہوں گی وہ پکا منافق ہو گا اور جس میں ان میں سے ایک بات ہو گی اُس میں نفاق کی ایک خصلت ہو گی یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑ دے: (۱) جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے (۲) جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۳) جب وعدہ کرے تو دھوکا دے (۴) جب جھگڑا کرے تو گالی دے۔

(بخاری، کتاب الایمان، باب علامات المنافق، ۱/۲۵، حدیث: ۳۴ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

www.dawateislami.net

جواب: بدھ کے دِن ناخن کاٹنا بالکل جائز ہے۔ اِس بارے میں دو طرح کی رِوایات ہیں ایک رِوایت میں بدھ کے دِن ناخن کاٹنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے جبکہ دوسری رِوایت میں منع کیا گیا ہے لہٰذا اگر کسی نے 40 دِن سے ناخن نہیں کاٹے اور بدھ کے دِن 40 روز مکمل ہو رہے ہیں تو اب اس دِن ناخن کاٹنا ضروری ہے اس سے زیادہ دِن ہوئے تو گناہ گار ہو گا۔ 40 دِن نہ ہوئے ہوں تو بہتر یہی ہے کہ بدھ کے دِن ناخن نہ کاٹے کہ نقصان کا اندیشہ ہے۔[1]

سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف منسُوب بات کو ہلکا مت جانیے

حضرتِ سَیِّدُنا ابنُ الحاج مکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات ۷۳۷ھ) نے اِس حدیثِ مُبارک کی سَند پر غور کیا جس میں بدھ کے دِن ناخن کاٹنے سے منع کیا گیا ہے تو ان کو معلوم ہوا کہ اس کی سَند تو کمزور ہے اور یہ ضَعیف حدیث ہے تو انہوں نے بدھ کے دِن ناخن کاٹ لیے جس کے نتیجے میں ان کو فالج ہو گیا اور بَرَص یعنی جسم پر سفید داغ نکل آئے۔ چونکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت بڑے عالِمِ دِین اور زبردست عاشقِ رَسول تھے جب رات میں سوئے تو خواب میں سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت سے مُشَرَّف ہوئے، پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کچھ یوں اِرشاد فرمایا: "تم نے حدیث کی سَند تو دیکھ لی مگر یہ نہیں دیکھا کہ اِرشاد کس کا ہے؟ میں کہہ رہا ہوں کہ بدھ کے دِن ناخن نہیں کاٹنے۔" پھر جب ان کی آنکھ کھلی تو بَرَص وغیرہ کی بیماری دور ہو چکی تھی۔[2] اس طرح آپ کو تنبیہ کی گئی تھی۔

فضائل اور ترغیب وتَرہیب میں ضَعیف حدیث پر عمل کرنا جائز ہے

بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارک اِرشادات کے بارے میں کہتے رہتے ہیں کہ یہ ضَعیف حدیث ہے حالانکہ انہیں یہ بھی عِلم نہیں ہوتا کہ ضَعیف حدیث پر کہاں عمل کرنا ہوتا ہے اور کہاں نہیں؟ یہ ایک پورا فن ہے۔ یاد رکھیے! فضائل اور ترغیب وتَرہیب کے باب میں ضَعیف حدیث پر عمل کرنا 100 فیصد جائز ہے اور اس حدیثِ پاک سے فضائل بھی لیے جاسکتے ہیں۔[3] یہ تمام تفصیلات عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللہُ السَّلَام نے بیان فرمائی

1. فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۶۸۵-۶۸۶۔
2. السیرۃ الحلبیۃ، باب عرض رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نفسہ علی القبائل من العرب...الخ، ۲/ ۱۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت۔
3. التقیید والایضاح، النوع الثانی والعشرون معرفۃ المقلوب، ص ۱۱۲ دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

www.dawateislami.net

ہیں۔ واقعی جو علمِ حدیث پر عُبور رکھتا ہو گا اسے خوب اچھی طرح معلوم ہو گا کہ ضَعیف حدیث پر کہاں عمل کرنا ہے اور کہاں نہیں؟ لہٰذا کوئی شخص حدیثِ پاک سے ثابت شُدہ کوئی بھی کام کر رہا ہو تو اس کو یہ طعنہ دینا دُرُست نہیں کہ ”یہ عمل تو ضَعیف حدیث میں آیا ہے۔“ لوگ اپنی کم عِلمی کی وجہ سے اس طرح کی باتیں کر رہے ہوتے ہیں حالانکہ انہیں سوچنا چاہیے کہ یہ بات ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف مَنْسُوب ہے بس اس پر آنکھیں بند ہیں۔

وہیل چیئر پر طواف کرنے کا شرعی حکم

سُوال: وہیل چیئر اور پیدل چلنے کے حوالے سے آپ نے گزشتہ سال (۱۴۳۹ھ میں) بھی حج کے موقع پر کافی کلام فرمایا تھا اور دُعائیں کی تھیں اور اس سال (۱۴۴۰ھ میں) بھی یہی چیز دیکھنے میں آئی کہ آپ وہیل چیئر سے زیادہ پیدل چلنے کو ترجیح دے رہے تھے حالانکہ وہاں تو بہت ساری وہیل چیئر ہوتی ہیں، اس کے پیچھے آپ کی کیا سوچ تھی بیان فرما دیجیے اور جو لوگ وہیل چیئر پر حج و عمرہ وغیرہ کرتے ہیں ان کے لیے آپ کیا اِرشاد فرماتے ہیں؟

جواب: وہیل چیئر پر طواف اس شخص کے لیے جائز ہوتا ہے جو پیدل نہ چل سکتا ہو کہ اسے پیدل چلنے میں سخت تکلیف ہو جانے یا مزید بیمار یا کمزور ہو جانے کا اندیشہ ہو۔[1] میں نے اپنی طبیعت کے پیشِ نظر یہ ذہن بنا لیا تھا کہ طواف وغیرہ کے مُعاملات مجھے وہیل چیئر پر ہی کرنے ہوں گے بلکہ مسجدِ حرام شریف میں داخل ہوتے وقت بھی یہی ذہن تھا، مگر جب میں گھر سے چلا تھا تو میں نے آبِ زَم زَم شریف پی کر یہ دُعا کی تھی کہ ”یا اللہ! طواف وغیرہ وہیل چیئر پر نہیں بلکہ اپنے پیروں پر چلتے ہوئے کروں۔“ پھر مسجدِ حرام شریف میں بھی آبِ زَم زَم پی کر گڑگڑاتے ہوئے یہی دُعا کی کہ ”مولا! میں تیرے گھر کا طواف اپنے پاؤں پر چل کر کرنا چاہتا ہوں۔“ مجھے بالکل اُمید نہیں تھی کہ میں چل سکوں گا اسی وجہ سے سفر پر روانہ ہونے سے پہلے بھی یہاں پر کئی لوگوں کو کہا تھا کہ میرے لیے دُعا کیجیے کہ میں پیدل طواف کر سکوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رَسول کی دُعائیں کام آگئیں اور میں وہیل چیئر چھوڑ کر مجمع میں داخل ہو گیا اس سے پہلے میں اس قدر مشقت محسوس کر رہا تھا کہ زندگی میں کبھی نہیں کی ہو گی مگر جب میں نے طواف کیا تو مجھے وہیل چیئر کی بالکل بھی ضرورت محسوس نہیں ہوئی اور

---

1 ...... شرح لباب المناسک، باب الجنایات، فصل فی حکم الجنایات فی طواف الزیارۃ، ص ۳۴۴ کراچی۔

www.dawateislami.net

میرے پاؤں اچھی طرح رواں ہوگئے۔ دَورانِ طواف چونکہ رَش بہت ہوتا ہے تو چلتے چلتے کافی دھکے لگتے تھے، دو تین مَرتبہ ایسا ہوا کہ کسی نہ کسی بندے پر گِر تا تھا پھر اسے پکڑ کر دُرُست ہو کر چلنے لگتا تھا، نیچے نہیں گِرتا تھا اور میں وہاں گِرتا بھی کیسے کہ وہ جگہ ہی سنبھلنے کی ہے۔ پھر سَعی جو پہلے ہی اتنے طویل چکر پر مشتمل ہوتی ہے وہ بھی کرنے کی سعادت حاصِل ہوئی۔ گویا مجھے اللہ پاک کی رَحمت سے اس سال حج کا خصوصی پیکج مل گیا۔ یہ سب یقیناً اللہ پاک کی رَحمت ہے اور رَبّ کی رَحمت عقل کی بلندیوں سے بھی وَراءُالوَریٰ ہوتی ہے اللہ پاک کیا چاہتا ہے بندہ نہیں سمجھ سکتا۔

امیرِ اہلِ سُنَّت کا جذبۂ طواف و سَعی

سُوال: کیا آپ نے سارے طواف پیدل کیے؟

جواب: جی ہاں! میں نے سارے طواف پیدل کیے، طوافُ الزیارہ بھی پیدل کیا اور طوافُ الْوداع بھی پیدل کیا بلکہ طوافُ الزیارہ کے ساڑھے چار پھیرے تو اوپر والی منزل سے کیے تھے کہ جس کا ایک پھیرا تقریباً ایک کلومیٹر کا ہے۔ بہرحال ہم طواف کر ہی رہے تھے کہ نماز کا وقت آگیا تو اس دِن ہم نے طواف موقوف کر دیا اور اگلے دِن یہ طواف مکمل کرنا طے ہوا۔ پھر جب اگلا دِن آیا تو اس میں بقیہ پھیرے بھی کیے، طوافُ الوداع بھی کیا اور اس کے بعد فوراً سَعی بھی اپنے پاؤں پر بغیر وہیل چیئر کے کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ البتہ سَعی کے کچھ پھیرے ہونے کے بعد میری ٹانگوں نے اِحتجاج شروع کر دیا تھا(یعنی بہت زیادہ تھکاوٹ ہوگئی تھی۔) لیکن میں ہمت نہیں ہارا اور دِل ہی دِل میں خود کو مناتا رہا کہ ایک بھی پھیرا وہیل چیئر پر نہیں کرنا سارے پھیرے اپنے پاؤں پر ہی کرنے ہیں یوں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں طواف اور سَعی اپنے قدموں پر کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ یہ سب اللہ پاک کے کرم سے ہوا اور عاشقانِ رَسول کی دُعائیں میرے حق میں قبول ہوئیں کیونکہ جو اسلامی بھائی اور بہنیں مجھ سے محبت کرتے ہیں مجھے اندازہ ہے کہ انہوں نے میرے لیے اللہ پاک کی بارگاہ میں گِڑگِڑا کر دُعائیں کی ہوں گی۔

وہیل چیئر اِستِعمال کرنے والوں کے لیے اِحتیاطیں

سُوال: وہیل چیئر اِستِعمال کرنے والوں کے لیے کچھ اِحتیاطیں بیان فرما دیجیے، بعض اوقات دیکھا جاتا ہے کہ وہیل چیئر

www.dawateislami.net

کے آگے چلنے والے کو اس کی وجہ سے چوٹ لگ جاتی ہے اور خون نکلنے لگتا ہے اور اگر دَورانِ طواف خون نکل آیا تو ظاہر ہے وُضو ٹوٹ جائے گا اور اس کے لیے آزمائش ہو جائے گی۔

جواب: وہیل چیئر کے پیڈل یعنی پاؤں رکھنے کی جو جگہ ہے یہ خطرناک ہوتی ہے یہ کسی کو لگ جائے تو تکلیف پہنچا سکتی ہے۔ چونکہ یہ پیڈل عموماً Metal یعنی دَھات کے ہوتے ہیں اِسی وجہ سے ہم نے اپنی وہیل چیئر میں فوم لگایا ہوا تھا تاکہ کسی کو لگ جائے تو زیادہ تکلیف نہ ہو۔ جن کے پاس وہیل چیئر ہو وہ اِس طرح کا کوئی اِنتظام کر لیں تاکہ کسی کو ان کی وجہ سے تکلیف نہ ہو۔ اِسی طرح وہیل چیئر چلانا بھی سیکھ لیں کہ بعض لوگوں کو چلانی نہیں آتی تو بے چارے حاجی کو گرا دیتے ہیں، کیونکہ جب وہیل چیئر چلاتے ہیں تو اونچی نیچی جگہ آتی ہے یا کوئی ڈھلان آجاتی ہے یا کہیں گڑھا ہوتا ہے تو کہیں کنکر وغیرہ پڑے ہوتے ہیں اس طرح کے مواقع پر وہیل چیئر کو سنبھالنا ہوتا ہے اس وقت اس کے چلانے کی جگہ کو زور سے دبا کر رکھیں تاکہ یہ اوپر کی طرف جا کر اُلٹ نہ جائے۔ وہیل چیئر پر سائیڈوں میں جگہ ہوتی ہے بیٹھنے والے کو چاہیے کہ وہ مضبوطی سے پکڑ لے تاکہ جھٹکا وغیرہ لگے تو گِرنے کا خطرہ کم ہو ورنہ ہو سکتا ہے کہ گِر جائے، اگر گِرنے والا شخص بوڑھا یا بیمار ہوا تو اسے زیادہ چوٹ آسکتی ہے۔

وہیل چیئر چلانے والوں کے لیے مشورہ

اگر کسی کو وہیل چیئر چلانے کی ضَرورت پڑے جیسے والدین کو وہیل چیئر پر لے کر جانا ہے تو اس کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ اپنے وطن میں خوب اچھی طرح وہیل چیئر چلانا سیکھ لے جس طرح ڈرائیونگ سیکھتے ہیں کیونکہ وہیل چیئر چلانا بھی ایک طرح ڈرائیونگ کرنا ہے اور ڈرائیونگ سیکھنا پڑتی ہے اگر کوئی بہت بڑا پائلٹ ہو وہ جب وہیل چیئر چلائے گا تو اسے بھی سیکھنا پڑے گا۔ ظاہر ہے جب وہ ہوائی جہاز چلاتا ہے تو اس کی راہ میں پتھر یا گڑھے تو نہیں آتے لیکن وہیل چیئر چلاتے وقت یہ سب آئیں گے لہٰذا وہیل چیئر پائلٹ چلائے یا کوئی اور اسے چلانا سیکھنا چاہیے۔

وہیل چیئر چلانے کے لیے ہمت ہونا بھی ضَروری ہے

(رُکنِ شُوریٰ نے فرمایا:) صرف وہیل چیئر کو چلانا آنا ہی کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اتنی ہمت بھی ہونی چاہیے

www.dawateislami.net

کہ وہاں مسلسل وہیل چیئر چلا سکے، اگر اتنی ہمت نہ ہو تو اس کا اِنتظام بھی کر کے جانا چاہیے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم حج میں بآسانی وہیل چیئر چلالیں گے مگر وہ آزمائش میں آ جاتے ہیں۔ ہم نے وہاں ایسا بھی دیکھا ہے کہ جوش میں آ کر وہیل چیئر چلانا تو شروع کر دی مگر کچھ ہی دیر میں تھک کر بیٹھ گئے اور بے چارہ مریض اور یہ کسی تیسرے کا اِنتظار کرنے لگے کہ کوئی آ کر وہیل چیئر چلا دے۔

وہیل چیئر چلانے کے لیے چند اَفراد کی ذِمّہ داری لگائی جائے

(**امیرِ اہلِ سُنَّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) واقعی یہ مسئلہ ہو سکتا ہے، اس کا حل یہ ہے کہ گھر کے دِیگر اَفراد ہوں تو آپس میں باریاں مقرر کر لیں اور اسی کے مطابق وہیل چیئر چلائیں، ظاہر ہے وہیل چیئر پر بیٹھنے والے کے مقابلے میں چلانے والا زیادہ مشقت اُٹھاتا ہے اور بہت تھک بھی جاتا ہے۔ میری وہیل چیئر چلانے کے لیے یہ ترکیب کی گئی تھی کہ میں نے اپنی وہیل چیئر چلانے والے اسلامی بھائی کو لکھ کر دے دیا تھا کہ جو بھی میری وہیل چیئر چلانے کا مطالبہ کرے اور کہے کہ میں بَرَکت کے لیے چلانا چاہتا ہوں تو اسے یہ موقع نہ دیں کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ بَرَکت کے لیے چلائے اور کوئی ایسی حرکت کر دے کہ ہمارا بیڑا پار ہو جائے (یعنی کوئی نامناسب مُعاملہ پیش آجائے۔) پھر یہ خدشہ بھی تھا کہ ایک کو دیں گے تو دیکھا دیکھی دِیگر اسلامی بھائی بھی مُطالبہ کریں گے، ہو سکتا ہے کوئی مطالبہ کرنے والا وہیل چیئر چلانے کا ماہر ہو مگر اسے دیکھ کر حرص کرنے والا ماہر نہ ہوا تو کہیں وہیل چیئر کو گِرا ہی نہ دے۔ ہم نے پہلے ہی وہیل چیئر چلانے والوں کو مَخْصُوص کر لیا تھا ان کے علاوہ کسی کو دینے کی ترکیب ہی نہیں تھی۔ نیز اپنے قافلے والوں کو بھی سمجھا دیا تھا کہ کوئی بھی اس کا مطالبہ نہ کرے کہ وہیل چیئر چلانا بھی ایک ڈرائیونگ ہے اگرچہ اس کا لائسنس جاری نہیں کیا جاتا مگر اسے سیکھا ضرور جاتا ہے اور ہر کام سیکھنے سے ہی آتا ہے جبکہ بغیر سیکھے کوئی کام کرنے سے کچھ کا کچھ ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

وہیل چیئر کو طواف کرنے والوں کے لیے آزمائش مَت بنائیے

(**امیرِ اہلِ سُنَّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) ہر ایک کو شوق ہوتا ہے کہ وہ صحنِ کعبہ سے کعبے کی زیارت اور طواف کرے لیکن جب وہاں رَش ہوتا ہے تو صحن میں وہیل چیئر لے جانا منع ہو جاتا ہے اور اس

www.dawateislami.net

کے لیے الگ راستہ بنا دیا جاتا ہے کہ وہیل چیئر والے حضرات اس جگہ سے طواف کریں۔ مگر دیکھنے میں آیا ہے کہ آٹھ دس اَفراد ساتھ ہوں اور ان کے پاس وہیل چیئر بھی ہو تو یہ لوگ وہیل چیئر اپنے بیچ میں کر کے طواف کے لیے صحنِ کعبہ میں آجاتے ہیں اور رَش کی وجہ سے اسے چلانے میں دُشواری بھی ہوتی ہے، اِس دَوران اگر یہ کسی کو لگ جائے تو تکلیف بھی بہت ہوتی ہے اس کے ساتھ ساتھ اس کا خون بھی نکل سکتا ہے جس کی وجہ سے وُضو بھی ٹوٹے گا اور مَرہم پٹی کی بھی ضَرورت ہو گی پھر اس بے چارے کو دوبارہ وُضو کر کے طواف کرنا پڑے گا لہٰذا جب اِجازت نہ ہو تو ہر گز اس طرح وہیل چیئر کو صحن میں لے کر نہ جایا جائے۔ (امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) ظاہر ہے یہ اخلاقی جُرم ہے، ایسا نہیں کرنا چاہیے اور کم از کم ہماری وجہ سے اللہ پاک کے مہمانوں کو تکلیف نہیں پہنچنی چاہیے۔

ذَبح شُدہ مُرغی کا انڈا کھانا کیسا؟

سُوال: میرے پاس ایک مُرغی تھی میں نے اسے ذَبح کیا تو اس کے پیٹ سے ایک انڈا نکلا اب یہ انڈا حلال ہے یا حرام؟

جواب: مُرغی کے پیٹ سے جو انڈا نکلا وہ حلال بھی ہے اور اِنعام بھی، اسے کھالینا چاہیے۔[1]

مُسافر مقیم امام کے پیچھے نماز کی کیا نیت کرے؟

سُوال: شَرعی مُسافر مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے تو کیا نیت کرے؟

جواب: مقیم امام کے پیچھے مُسافر پوری نماز پڑھے گا۔[2] اس کے لیے الگ سے کوئی نیت نہیں ہے۔ یہ کہے کہ پیچھے اس امام کے یا جو امام کی نماز وہ میری نماز یا پھر نماز کا نام لے کر نیت کر لے۔

❁❁❁

---

1 ...... المبسوط للسرخسی، کتاب الاشربۃ، الجزء: ۲۴، ۱۲/ ۳۵ ماخوذاً کوئٹہ۔

2 ...... درمختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ۲/ ۷۳۵ دار المعرفۃ بیروت۔

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	فوتگی پر بولے جانے والے کُفریہ جملے	13
رِزق میں تنگی کے اَسباب اور بَرَکت کا وَظیفہ	1	مُقدّس اَوراق کا اِحترام کیجیے	14
مکڑی کے جالے اچھے ہوتے ہیں یا بُرے؟	2	روضۂ رَسُول کی زیارت اِیمان پر خاتمے کی سند ہے	15
ظاہر وباطن کی اِصلاح کرنے والی کتب	2	روضۂ رَسُول کی زیارت سے کیا مُراد ہے؟	15
حضرتِ سَیِّدُنا خضر و الیاس عَلَیۡہِمَا السَّلَام ہر سال حج کرتے ہیں	3	منافق کی تین نشانیاں	16
حضرتِ سَیِّدُنا خضر و الیاس عَلَیۡہِمَا السَّلَام حج کے بعد کہاں رہتے ہیں؟	3	بدھ کے دِن ناخن کاٹنے کا مسئلہ	16
والدہ کی عِدّت کے دَوران بیٹی کی شادی کرنا کیسا؟	4	سرکار عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف منسوب بات کو ہلکا مَت جانیے	17
ظلم وزیادتی کرنے والوں کے ساتھ بھی حُسنِ سلوک کیجیے	4	فضائل اور تَرغیب وتر ہیب میں ضعیف حدیث پر عمل کرنا جائز ہے	17
دعوت نہ کرنے والوں کی دعوت کرنا	5	وہیل چیئر پر طواف کرنے کا شرعی حکم	18
بے ہوشی کی حالت میں نماز کا حکم	5	امیرِ اہلِ سُنَّت کا جذبۂ طواف وسعی	19
بے اِحتیاطی سے موٹر سائیکل چلانا کیسا؟	6	وہیل چیئر اِستعمال کرنے والوں کے لیے اِحتیاطیں	19
دَورانِ طواف اللہ پاک کے مہمانوں کو تکلیف سے بچانا چاہیے	7	وہیل چیئر چلانے والوں کے لیے مشورہ	20
ملاقات کا سِلسلہ ختم کرنے کی وجہ	8	وہیل چیئر چلانے کے لیے ہمت ہونا بھی ضَروری ہے	20
گزشتہ سال مِنٰی میں پیش آنے والی صورتِ حال	9	وہیل چیئر چلانے کے لیے چند اَفراد کی ذِمّہ داری لگائی جائے	21
ملاقات سے روکنے والے مختلف لوگ	10	وہیل چیئر کو طواف کرنے والوں کے لیے آزمائش مَت بنائیے	21
زندگی کا سب سے زیادہ مشقت والا طواف	11	ذَبح شُدہ مُرغی کا انڈا کھانا کیسا؟	22
کیا حاجی کو اپنی زندگی گزارنے کا اَنداز بدلنا چاہیے؟	11	مُسافر مقیم امام کے پیچھے نماز کی کیا نیت کرے؟	22
سفر کے آداب	13	❁❁❁	❁

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **"فکرِ مدینہ"** کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل۔ اپنی اصلاح کے لیے **"مَدَنی انعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net